ماہنامہ تماشائی لاہور
چیف ایڈیٹر ڈاکٹر کے ایس بٹالوی
MONTHLY "TAMASHAI" LAHORE

چیف ایڈیٹر ڈاکٹر محمد خالد شاہین بٹالوی، پبلیشر محمد عظیم نے پوائنٹ پرنٹر سے چھپوا کر E20/A-1 سٹریٹ 8/B والٹن روڈ ڈیفنس موڑ لاہور سے شائع کیا
whatsapp/Cell:0301-4028464
E-Mail:tamashaipaper@gmail.com

EDITORIAL

افواج پاکستان کے متعلق یوٹرن خان کے الفاظ

اللہ کا نظام ہے وہ جس کو چاہے عزت دے اور جسکی چاہے عزت چھین لے یہی نواز شریف تھا جس کی عزت اقوام عالم میں تھی انکو ہر ملک قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا مگر بشری تقاضا ہے ہے کہ غلطیاں ہو جاتی ہیں ان سے ابھی بڑی سنگین غلطی ہوگئی جس پر اللہ کی گرفت میں آ گیا اسی طرح عمران خان جس کو اللہ پاک نے اتنی عزت دی مگر اُس کی عقل میں فتور ہے اس کو اپنی زبان پر قابو نہیں ہے بولنے کے بعد تولتا ہے جبکہ عقلمند اور دانا بولنے سے پہلے تولتے ہیں عمران خان نے بھی افواج پاکستان کے خلاف زبان کھولی ہے اور طالبان کو افواج کی پیداوار کہا ہے انہوں نے کہا ہے کہ پاک افواج نے طالبان کو کھڑا کیا اب ضرورت پوری ہوگئی تو طالبان کی مخالفت کی جارہی ہے بلکہ ان کو دہشت گرد کا لقب دے دیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ ایسے ہی ہو مگر ہم خود کی اپنی افواج کو بدنام کرنے پر تُل گئے ہیں یہ الفاظ نواز شریف یا زرداری یا کسی اور سیاسی لیڈر نے کہے ہوتے تو اب تم ملک میں سیاسی طوفان بھر پا ہو جانا تھا، غدار غدار کا نعرہ لگ جانا تھا اب پی ٹی آئی کی پوری جماعت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ ایسی گفتگو کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور بات کر کے مُکر جانے کو بڑے لیڈر کی لیڈری کہتے ہیں ہم اپنے حکومتی اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یوٹرن خان کی اس ہرزہ رسائی پر جو قانونی کارروائی بنتی ہے عمل میں لائی جائے۔

بھارت کی ہٹ دھرمی

پلوامادہشت گردی کے بعد بھارتی افواج کی مسلسل سرحدی خلاف ورزی جاری ہے ہٹ دھرمی کی انتہا کردی ہے اپنے دو جنگی طیاروں کو پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے بھیج دیا اور یہ بھول گیا کہ پاکستانی افواج اپنے ملک کی سرحدوں کا تحفظ کر با جانتے ہیں پاکستانی فضائیہ کے شیر جوانوں نے نہ صرف دونوں طیاروں کو نشانہ بنایا بلکہ ایک پائلٹ کو بھی پکڑ لیا جس سے ہماری افواج کا حوصلہ بہت بلند ہو گیا اب پھر ہمارے وزیر خارجہ کی طرف سے بیان دیا گیا ہے کہ 16 تا 20 اپریل کے درمیان بھارت پاکستان کیساتھ کوئی اور جنگی کارروائی کرسکتا ہے کیا بھارت اتنا ہی دلیر ہو گیا ہے یا پاکستانی افواج اور عوام کمزور ہو گئے ہیں نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ صرف ہمارے ملک ہے سیاسی انتشار اور ملکی وسائل کی کمی کے باعث ایسا ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے سابق اور موجودہ حکمران صرف اپنی ذات کو ہی تقویت پہنچا رہے ہیں ملکی ساخ جتنی مرضی خراب ہو جائے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے مہنگائی اپنی انتہائی بلندیوں کو چھو رہے ہے ملک کو بلاوجہ 45 تا 40 فیصدی قرض کے بوجھ تلے دبا دیا گیا ہے آئی ایم ایف سے قرض کی بھیک مانگی جارہی ہے بھکاری طاقت ور ہوتے ہوئے بھی طاقت ور نہیں ہوتے کیونکہ بھیک ملتی ہے اس بنیاد پر ہے کہ کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرسکتا آج ہم بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں ایٹمی قوت ہوتے ہوئے بھی بھیگی بلی کی مانند زندگی گزار رہے ہیں ملک در بدر جا کر جگ ہنسائی کروا رہے ہیں وزیر خزانہ کنٹینر پر کھڑے ہو کر بڑے نعرے لگاتے تھے تیل اور بجلی اور گیس کم قیمت پر فروخت کرنے کے ڈالر کی قیمت کم کرنے و دیگر معملات پر مگر ان لوگوں نے کیا کیا ان سے تو بہتر طریقہ پر سابق حکمران گداگری کر رہے تھے جو کچھ وہ کرتے تھے وہی کچھ یہ کر رہے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ وہ قرض لیکر عوام کو خون نچوڑتے تھے اور انہوں نے قرض لینے سے پہلے خون نچوڑ لیا اور قرض لینے کے بعد جان نکالنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ابھی 2 سال کا وقت لگے گا معیشت کو ٹھیک کرنے میں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کون سی گیڈر سنگھی ہے جو راتوں رات سب کچھ ٹھیک کر دے جب کنٹینر پر کھڑتے ہو کر بکواس کرتے تھے تو اُس وقت کون سی گیڈر سنگھی تھی جب تم لوگوں کے پاس کوئی منصوبہ بندی ہی نہیں تھی تو چلتے ملک کو کیوں روکا یہ بات اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ پی ٹی آئی کسی غیر ملکی ایجنڈے پر گامزن ہے

ہم نہیں لوگ کھتے ہیں

اسٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی میں نئے کیلنڈر کا اجراء, اے جی ایم 31 اپریل کو ہوگی۔۔۔؟؟؟

جب آنکھ کھلے
ڈاکٹر کے۔ایس بٹالوی
E. mail: tamashaipaper@gmail.com
Whatsapp:0301-4028464

قارئین! اسٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی کا قانون ہے کہ ہر انتظامیہ سال میں ایک بار ممبران کا اجلاس بلاتی ہے، اس اجلاس میں سال بھر کی کارکردگی پیش کی جاتی ہے اور آئندہ سال کیلئے نئے منصوبوں یعنی (کرنے والے کاموں) کی منظوری کی جاتی ہے گذشتہ ادوار میں ایسے ہی ہوتا رہا ہے مگر بدقسمتی سے موجودہ انتظامیہ کے صدر محمد اصغر بڑے ذمہ دار شخص ہیں پورے ملک اسٹیٹ لائف انشورنس ایجنٹس ایسوسی ایشن کارپوریشن کے بھی صدر ہیں موصوف نے جب سے ہاؤسنگ سوسائٹی کی صدارت سنبھالی ہے مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ایک ٹانگ کراچی میں تو دوسری اسلام آباد میں اور دھڑ لاہور میں ہوتا ہے اور سر پورے ملک میں گھوم رہا ہوتا ہے کیا کریں بہت مصروف صدر ہیں کیونکہ دونوں طرف صدارت ملی ہوئی ہے اور دونوں طرف کے لوگوں کو خوش کرنا عین عبادت ہے اور موصوف کا جملہ بھی یہی ہوتا ہے کہ ہم عبادت سمجھ کر ممبران کی خدمت کر رہے ہیں کسی نے ملاقات ہو نہ ہو سوسائٹی کے کام مکمل ہوں نہ ہوں مگر ہم جذبہ خدمت سے عبادت کر رہے ہیں ہم نہیں لوگے کہتے ہیں صدر محمد اصغر اور ان کی کابینہ نے بہت ترقی کر لی ہے سوسائٹی کو ڈی ایچ کے حوالے کرنے کا شوشہ بھی دوبارہ چھوڑ دیا گیا جبکہ یہی شوشہ سابق صدر شہزاد وحید کے دور میں چھوڑا گیا تھا لوگوں کو خوش کر دیا گیا لیکن عملی طور پر وہی کاٹھ کے تین پائے، چوتھا پایا ابھی تک نہ بن سکا۔

قارئین! ہم نہیں لوگ کہتے ہیں سوسائٹی میں جو منصوبے سابق صدر شہزاد اور وحید نے منظور کروائے تھے وہی بمشکل تکمیل کے مراحل طے کر رہے ہیں، جے جی اور 642 کی منصوبہ بندی بھی شہزاد وحید کے دور میں کی گئی تھی لوگوں سے 5 لاکھ فی فائل ڈویلپمنٹ چارجز کی مد میں وصول کئے گئے تھے مگر وہ لوگ ابھی تک وہیں کے وہیں کھڑے ہیں گھر بنانے کے خواب دیکھتے دیکھتے خود خواب ہوتے جارہے ہیں مگر گھر کا خواب پورا ہوتا نظر نہیں آتا مگر کیا کہیں سوسائٹی انتظامیہ تو عبادت کر رہی ہے گھر بنا کوئی ضروری نہیں، اس ملک میں بہت سے لوگ ہیں جن کے اپنے گھر نہیں، دس پندرہ سال اور بھی گزر جائیں تو کیا فرق پڑے گا آنے والی نسل کو پلاٹ مل جائے گا وہ خود ہی گھر بنالیں گے معذرت کے ساتھ بات تو ہو رہی تھی جی ایم کی اور ہم گھر بنانے لگ گئے ہیں کیا کریں لوگوں کے پیسوں کا خیال آ گیا تھا موجودہ انتظامیہ کی پہلی اے جی ایم بھی اسی طرح تاخیر کا شکار تھی کیونکہ منصوبہ بندی کرنا ہوتی ہے بغیر منصوبہ بندی کے کام ادھورے رہ جاتے ہیں جیسا کہ اس سال کی اے جی ایم جو نومبر یا زیادہ سے زیادہ دسمبر میں ہونا چاہیے تھی اپریل میں بھی ہوتی نظر نہیں آتی ہم نہیں لوگ کہتے ہیں شائد انتظامیہ کے بڑوں میں اندرونی خلفشار ہے یا کچھ اور معملات ہیں بہر حال اے جی ایم کا کیا ہے اس سال نہ ہوگی تو اگلے سال ہو جائے گی نئی آنے والی انتظامیہ کروالے گی۔

قارئین! ہم نے بھی کوئی چار جماعتیں تعلیم حاصل کی ہے پاکستانی کیلنڈر اور چائنہ کے کیلنڈر بھی دیکھے ہیں انگریزی کیلنڈر دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے مگر حیرت کی بات ہے کسی کیلنڈر نے 31 اپریل کا ذکر نہیں کیا آفرین ہے ہماری اسٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی کے اس ممبر کی جس نے نئی دریافت کر ڈالی اسکو نوبل انعام کا حق دار ہونا چاہیے اتنی بڑی تحقیق جو بڑے بڑے سائنسدان اور ریاضی دان نہیں کر سکے اب ہم کہتے ہیں کہ 31 اپریل کو اے جی ایم کروا ہی دیں تا کہ اس ممبر کی دریافت سچ ثابت ہو جائے ورنہ لوگ تو کہتے ہی رہیں گے کیونکہ لوگوں کا کام کہتے ہی رہنا ہے ہاں سننے والے کے کان بند اور دماغ بے حس ہونا چاہیے ذاتی مفادات ہی مقدم ہوتے ہیں ہونے ہی چاہیں کیونکہ ہم نہیں لوگ کہتے ہیں یار زندہ صحبت باقی مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس معزز ممبر کو تو سوچ نہیں آئی سوسائٹی ممبران کی عزت اچھالتے ہوئے، کیا یہ موصوف کو زیب دیتا تھا مگر افسوس سوسائٹی صدر نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہوگا کیونکہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کرنے کا ان کے پاس وقت ہی نہیں ہے کیونکہ سوسائٹی انتظامیہ کی صدارت تو ختم ہونے والی ہے مگر انشورنس ایسوسی ایشن کی صدارت بچانا عین عبادت ہے جسکو ہر حال میں بچانا ہے

قارئین!!!! 31 اپریل والا مذاق اس ممبر کو نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ ہر انسان ایک عزت دار انسان ہے اور اس کا ایک مقام ہے

دجال کی آمد اور دجالی فتنے

مسز محمد عظیم

دجال یہودیوں کی نسل سے ہوگا جس کا قد ٹھگنا ہوگا، دونوں پاں ٹیڑھے ہونگے۔ جسم پر بالوں کی بھرمار ہوگی۔ رنگ سرخ یا گندمی ہوگا سر کے بال حبشیوں کی طرح ہونگے، ناک چونچ کی طرح ہوگی، بائیں آنکھ سے کانا ہوگا دائیں آنکھ میں انگور کے بقدر ناخنہ ہوگا۔ اس کے ماتھے پر ک، ا، ف، ر لکھا ہوگا، جسے ہر مسلمان بآسانی پڑھ سکے گا، اس کی آنکھ سوئی ہوگی مگر دل جاگتا رہے گا شروع میں وہ ایمان واصلاح کا دعوی لے کر اٹھے گا، لیکن جیسے ہی تھوڑے بہت متبعین میسر ہوں گے وہ نبوت اور پھر خدائی کا دعوی کرے گا۔ اس کی سواری بھی اتنی بڑی ہوگی کہ اسکے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ہی چالیس گز کا ہوگا۔۔ ایک قدم تا حد نگاہ مسافت کو طے کرلے گا دجال پکا جھوٹا اور اعلی درجہ کا شعبدے باز ہوگا، اس کے پاس غلوں کے ڈھیر اور پانی کی نہریں ہونگی، زمین میں مدفون تمام خزانے باہر نکل کر شہد کی مکھیوں کا مانند اس کے ساتھ ہولیں گے۔ جو قبیلہ اس کی خدائی پر ایمان لائے گا دجال اس پر بارش برسائے گا جس کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزیں ابل پڑیں گے، درختوں پر پھل آ جائیں گے، کچھ لوگوں سے آ کر کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپوں کو زندہ کر دوں تو تم کیا میری خدائی کا اقرار کرو گے؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے۔ اب دجال کے شیطان ان لوگوں کے ماں باپوں کی شکل لے کر نمودار ہوں گے نتیجتا بہت سے افراد ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس کی رفتار آندھیوں سے زیادہ تیز اور بالوں کی طرح رواں ہوگی، وہ کرشموں اور شعبدہ بازیوں کو لے کر دنیا کے ہر ہر چپہ کو روندے گا، تمام دشمنانِ اسلام اور دنیا بھر کے یہودی امت مسلمہ کے بغض میں اس کی پشت پناہی کر رہے ہوں گے۔ وہ مکہ معظّمہ میں گھسنا چاہے گا مگر فرشتوں کی پہرادا ری کی وجہ سے ادھر گھس نہ پائے گا اس لئے نامراد و ذلیل ہو کر واپس مدینہ منورہ کا رخ کرے گا، اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرا ہوگا۔ لہذا یہاں پر بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔ انہی دنوں مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے گھبرا کر بہت سارے بے دین شہر سے نکل کر بھاگ نکلیں گے، باہر نکلتے ہیں دجال انہیں لقمہ تر کی طرح نگل لے گا۔ آخر ایک بزرگ اس سے بحث ومناظرہ کے لئے نکلیں گے اور خاص اس کے لشکر میں پہنچ کر اس کی بابت دریافت کریں گے لوگوں کو اس کی باتیں شاق گزریں گی لہذا اس کے قتل کا فیصلہ کریں گے، مگر چند افراد آڑے آ کر یہ کہہ کر روک دیں گے کہ ہمارے خدا دجال کی اجازت کے بغیر اس کو قتل نہیں کیا جاسکتا ہے، چنانچہ اس بزرگ کو دجال کے دربار میں حاضر کیا جائے گا۔ جہاں پہنچ کر یہ بزرگ چلا اٹھے گا کہ میں نے پہچان لیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرے ہی خروج کی خبر دی تھی۔ دجال اس خبر کو سنتے ہی آپے سے باہر ہو جائے گا اور اس کو قتل کرنے کا فیصلہ کرے گا درباری فوراً اس کے دو ٹکڑے کر دیں گے دجال اپنے حواریوں سے کہے گا کہ اب اگر میں اس کو دوبارہ زندہ کر دو تو کیا تم کو میری خدائی کا پختہ یقین ہو جائے گا۔ یہ دجالی گروپ کہے گا کہ ہم تو پہلے ہی سے آپ کو خدا مانتے ہوئے آ رہے ہیں، البتہ اس معجزہ سے ہمارے یقین میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ دجال اس بزرگ کے دونوں ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے زندہ کرنے کی کوشش کرے گا ادھر وہ بزرگ بوجہ حکم الٰہی کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے اب تو مجھے اور زیادہ یقین آ گیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے وہ جھنجھلا کر دوبارہ انہیں ذبح کرنا چاہے گا لیکن اب اسکی قدرت سلب کر لی جائے گی دجال شرمندہ ہو کر انہیں اپنی جہنم میں جھونک دے گا لیکن یہ آگ ان کے لئے ٹھنڈی اور گلزار بن جائے گی۔ اس کے بعد وہ شام کا رخ کرے گا لیکن دمشق پہنچنے سے پہلے ہی حضرت مہدی علیہ السلام وہاں آ چکے ہوں گے۔ دجال دنیا میں صرف چالیس دن رہے گا ایک دن ایک سال دوسرا ایک مہینہ اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہوگا بقیہ معمول کے مطابق ہوں گے، امام مہدی علیہ السلام دمشق پہنچتے ہی زور وشور سے جنگ کی تیاری شروع کر دیں گے لیکن صورتِ حال بظاہر دجال کے حق میں ہوگی، کیونکہ وہ اپنے مادی وافرادی طاقت کے بل پر پوری دنیا میں دھاک بٹھا چکا ہوگا اس لئے عسکری طاقت کے اعتبار سے تو اس کی شکست بظاہر مشکل ہوگی مگر اللہ کی تائید اور نصرت کا سب کو یقین ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام مسلمان اسی امید کے ساتھ دمشق میں دجال کے ساتھ جنگ کی تیاریوں میں ہوں گے۔ تمام مسلمان نمازوں کی ادائیگی دمشق کی قدیم شہرہ آفاق مسجد میں جامع اموی میں ادا کرتے ہوں گے۔ ملی شیرازہ، لشکر کی ترتیب اور یہودیوں کے خلاف صف بندی کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ مہدی علیہ السلام دمشق میں اس کو اپنی فوجی سرگرمیوں کا مرکز بنائیں گے۔ اور اس وقت یہی مقام ان کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔ امام مہدی علیہ السلام ایک دن نماز پڑھانے کے لئے مصلے کی طرف بڑھیں گے، تو عین اسی وقت حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا، نماز سے فارغ ہو کر لوگ دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے دجال حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر ایسا گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ پھر حضرت عیسی علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ شجر وحجر آواز لگائیں گے کہ اے روح اللہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، چنانچہ وہ دجال کے چیلوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ پھر وہ صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کریں گے خنزیر کو قتل کر کے جنگ کا خاتمہ کریں گے اور اس کے بعد مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دین دار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

آؤ! اللہ سے باتیں کریں

(ڈاکٹر کے ایس بٹالوی)

پروگرام نمبر1

اس عنوان پر عام فہم اور سادہ الفاظ میں گفتگو کی جائے گی جو کچھ ہم سمجھانا چاہتے ہیں اُمید ہے کہ ضرور سمجھ آئے گا کوشش کرنا فرض ہے اللہ جسے چاہے نواز دے ہدایت اُسی کی طرف سے ہے

پرو گرام نمبر2

عنوان کے آغاز ہی میں تمام مسلمان خواتین وحضرات خصوصاً نوجوانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ آؤ سمجھ کر نماز ادا کریں کیونکہ ایمان کی عمارت کا سب سے بڑا ستون نماز ہے یہ ستون جتنا مضبوط ہوگا عمارت اُتنی کی پائیدار ہوگی مگر افسوس کہ ہم نے اس کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔

پروگرام نمبر3

گزشتہ پروگرام میں ذکر ہو رہا تھا بڑے ستون کی اہمیت سمجھنے کا، تو ناظرین بڑے ستون کی اہمیت نہ سمجھنے کی چھوٹی سی وجہ ہے (ترجمہ) جی ہاں ناظرین ترجمہ ہی اس کی اصل کی وجہ ہے ہم نے اس طرف کبھی توجہ ہی نہ دی، غور ہی نہ کیا اس اہم مسئلے پر یہاں ہم ایک ہی جملہ کہتے ہیں جب تک سوال سمجھ نہ آ جائے تو جواب کیے ملے گا بس تھوڑا سا غور، یہ گزارش خصوصاً نوجوانوں سے ہے مسئلہ خود بخود سمجھ آ جائے گا۔

پروگرام نمبر4

گذشتہ پروگرام میں نماز کے معنی سمجھنے اور یاد کرنے پر توجہ دلانے کی کوشش کی گئی اسی مناسبت سے ایک حدیث مبارکہ پیش خدمت ہے معنی ہیں کہ ''نماز مومن کی معراج ہے'' معراج کو مطلب ہے کہ مرتبہ، بلندی اور اعلیٰ مقام وغیرہ، یہ معراج کیسے حاصل ہوگی سب سے پہلے ضروری ہے کہ روح کا پاکیزہ ہونا پھر جسم اور لباس کا پاک صاف ہونا، اس کے بعد اچھے انداز میں وضو کریں بہتر ہے کہ وضو سے پہلے مسواک بھی کرلیں

پروگرام نمبر5

اب سوچ لیں کہ اپنے میں اپنے مالک حقیقی کے حضور پیش ہونے جارہا ہوں پھر اپنے دل ودماغ کو حکم لگائیں کہ جب تک اللہ کے حضور میں کھڑا ہوں دنیاوی خیالات نہیں آنے پائیں میرا اللہ مجھے بڑے پیار سے دیکھ رہا ہے میں اس اللہ سے ہم کلام ہوں جس نے مجھے اور پوری کائنات کو پیدا کیا اسی کوشش میں چند روز نماز ادا کریں قوت ارادی مضبوط ہوتی جائے گی، جتنی مضبوط قوت ارادی سے خیالات روکیں گے اتنا ہی جلدی معراج نصیب ہوگی۔

پروگرام نمبر6

ناظرین موضوع تو بڑا وسیع ہے مگر طوالت سے بچتے ہوئے اہم ترین معملات پر گفتگو کی گئی جس میں آج کا سب سے بڑا مسئلہ نماز میں خیالات کا بے قابو ہونا ہی ہے اس کا مختصر مگر جامع الفاظ میں حل پیش کر دیا ہے عمل کی ضرورت ہے، اللہ پر یقین اور ایمان جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی جلدی معراج نصیب ہوگی۔

پروگرام نمبر7

اپنے عنوان کی جانب بڑھتے ہوئے ابتداءً ایک پکار سے کرتے ہیں اصلاح، بھلائی اور کامیابی کی طرف بلانے وال متواتر دن میں پانچ بار بڑے پیار سے بلاتا ہے مگر افسوس ہمارے اکثر دوست اس پکار پر کان نہیں دھرتے انتہائی غافل ہیں اس پکار کو اللہ کا بلاوا یعنی اذان کہتے ہیں اللہ سے باتیں کرنے کی یہ پہلی منزل ہے اس پکار کے انتظار میں تڑپ اور بے قراری پیدا کرلیں چہرہ اور آنکھیں نورانی ہو جائیں گئیں۔

پروگرام نمبر8

ناظرین! اذان کے بھی کچھ آداب اور فرائض ہیں جن کا ادا کرنا اشد ضروری ہے آپ سب سے التماس ہے کہ ان کو اپنے اپنے معمولات میں شامل کرلیں اذان پوری توجہ اور خاموشی سے سُنیں، جو کچھ موذن کہے وہی الفاظ جواباً دہراتے جائیں، ماسوائے'' حي على الصلوة'' اور ''حي على الفلاح''، اس کے جواب میں ''لا حول ولا قوة الا بالله''، کہیں، یہ عمل احادیث کی کُتب میں درست پایا گیا ہے۔

پروگرام نمبر9

ناظرین! اذان سننے کے بعد کی دعا کا ترجمہ ''اے اللہ اس پوری دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے ربّ، تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے اور انہیں اُس مقام محمود پر پہنچا سے جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا اس کے ساتھ کلمہ شہادت'' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں'' یہ دعائیں کتاب ''صلوة الرسول'' و دیگر دعاؤں کی کتب سے سمجھ کر یاد کرلیں۔

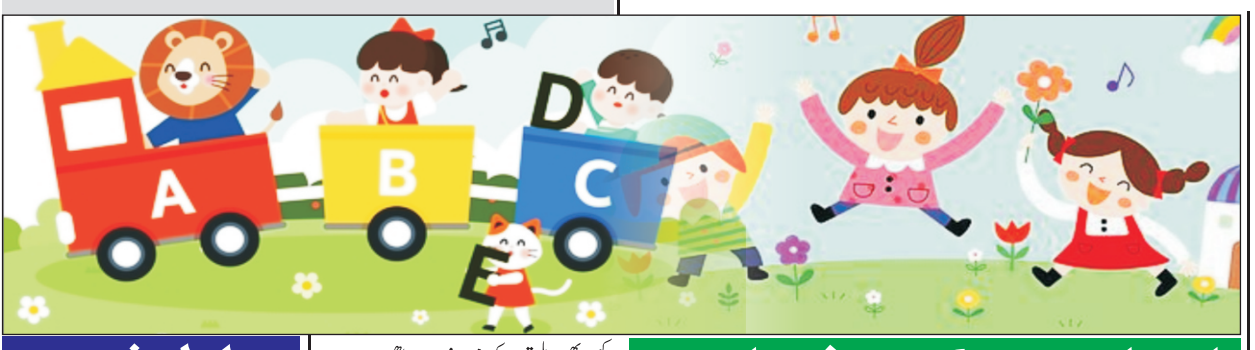

ابراھیم کی شرارت

ابراہیم ایک بہت ہی ذہین بچہ تھا۔ وہ ہمیشہ اپنی جماعت میں اول آتا۔ اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت سارے مقابلہ جات میں حصہ لیتا اور کوئی نہ کوئی پوزیشن حاصل کر ہی لیتا لیکن ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت شرارتی بھی تھا۔ سب اس کو بہت پیار کرتے تھے مگر اس کی شرارتوں کی وجہ سے بہت تنگ بھی تھے۔ کبھی محلے میں کسی کے گھر کی گھنٹی بجا کر بھاگ جاتا تو کبھی کسی بچے کو مار کر گھر بھاگ آتا۔ پھر بچے کی امی شکایت لے کر ابراہیم کی امی کے پاس آتیں۔ دن میں تقریباً دو تین شکایتیں تو اس کی ضرور آتی تھیں۔ جہاں سب ابراہیم کو اس کی ذہانت کی وجہ سے بہت پسند کرتے تھے وہیں اس کی شرارتوں کی وجہ سے بہت پریشان بھی تھے۔ ابراہیم کی ایک چھوٹی بہن بھی تھی۔ جس کا نام عروج تھا۔ وہ عروج کو بھی ہمیشہ تنگ کرتا رہتا۔ ابراہیم کی ماں اسے بہت سمجھاتیں مگر ابراہیم اپنی شرارتوں سے بالکل بھی باز نہ آتا۔ ایک دن ابراہیم اسکول سے گھر آیا تو عروج دروازے میں کھڑی تھی۔ ابراہیم نے جب دیکھا کہ اس کی امی کچن میں کھانا بنانے میں مصروف ہیں تو ابراہیم کو ایک شرارت سوجھی۔ اس نے عروج کو اسٹور روم میں رکھے ایک صندوق میں بند کر دیا اور امی کو بولا کہ جب وہ اسکول سے آیا تھا تو عروج دروازے میں کھڑی تھی اور اب گھر میں کہیں بھی نہیں مل رہی۔ جب اس کی امی نے یہ بات سنی تو بہت پریشان ہوگئیں۔ جب گھر میں عروج کہیں بھی نہ ملی تو اس کی امی نے چادر اوڑھی اور ہمسایوں کے گھر پتا کرنے گئیں۔ عروج وہاں بھی نہیں تھی۔ کچھ ہی دیر میں بات سارے محلے میں پھیل گئی تھی۔ ابراہیم نے جب دیکھا کہ بات زیادہ بگڑ گئی ہے تو اس نے اپنی امی کو ساری بات بتا دی کہ اس نے عروج کو اسٹور روم میں رکھے صندوق میں بند کر دیا تھا۔ یہ بات سن کر ابراہیم کی امی مزید پریشان ہوگئیں اور جلدی سے جا کر اسٹور روم میں رکھے صندوق کو کھولا تو عروج وہاں بے ہوش پڑی تھی۔ عروج کو صندوق سے نکال کر سیدھا ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ اگر تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو عروج کی جان بھی جا سکتی تھی۔ جب ابراہیم کو یہ پتا چلا کہ اس کی شرارت کی وجہ سے اس کی بہن کی جان بھی جا سکتی تھی تو ابراہیم بہت شرمندہ ہوا اور اس نے اپنی امی سے معافی مانگی اور وعدہ بھی کیا کہ وہ آئندہ کبھی شرارت نہیں کرے گا اور اپنی بہن کا بہت خیال رکھے گا۔ جس پر اس کی امی نے اسے معاف کر دیا۔ عروج بھی ٹھیک ہو کر گھر واپس آ گئی تھی۔ ابراہیم نے عروج سے بھی معافی مانگی۔ اب ابراہیم اپنی بہن کو تنگ بھی نہیں کرتا اور شرارت بھی نہیں کرتا۔ اس واقعے نے ابراہیم کو واقعی بدل دیا۔

لطیفے

بادام کھانے کا فائدہ
ایک پٹھان بادام فروخت کر رہا تھا۔ سردار نے پوچھا کہ بادام کھانے کا کیا فائدہ ہے؟
پٹھان: اچھا یہ بتا کہ ایک کلو چاول میں کتنے دانے ہوتے ہیں؟
سردار: پتا نہیں
پٹھان سردار کو ایک بادام کھلا کر پوچھتا ہے کہ بتا ایک درجن میں کتنے کیلے ہوتے ہیں؟
سردار: بارہ
پٹھان: دیکھو تمہارا دماغ تیز ہوانا
سردار: یار یہ تو بڑے کام کی چیز ہے۔ دو کلو دے دو
☆☆☆☆☆☆

چور کی تلاش
سردار) دوست سے کل کوئی میرے پرس سے دو ہزار لے گیا ہے۔
دوست: پندرہ سو تھے میں نے گھر جا کر گنے تھے
سردار: پیسے کا مسئلہ نہیں بس تو آدمی کا پتہ کر
☆☆☆☆☆☆

سردار انٹرویو دینے گیا
آفیسر: آپ کتنے بہن بھائی ہیں؟
سردار: ہم دس بہن بھائی ہیں
آفیسر: آپ کا نمبر کونسا ہے؟
سردار: ٹینی نارکا
☆☆☆☆☆☆

نظمیں

آ ہم بن جائیں تارے
ننھے ننھے پیارے پیارے
دھرتی سے آکاش پہ جائیں
چمکیں دمکیں ناچیں گائیں
بادل آئے دھوم مچاتے
لے کر کالے کالے چھاتے
آ ہم بھی دھوم مچائیں
ان کے پردوں میں چھپ جائیں
آ آنکھ مچولی کھیلیں
مل کر سب ہچولی کھیلیں
لو گلزار شفق کا پھولا
ڈالا آ کے دھنک نے جھولا
آ جھولیں اور جھلائیں
ان کے رنگ اتار کے لائیں

راستہ تلاش کریں

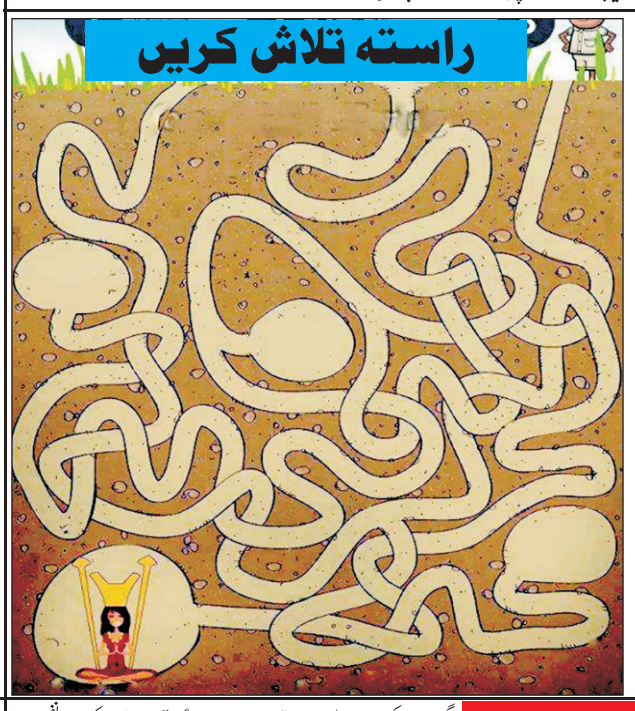

پھلیاں

اس کے سامنے جو کوئی آئے
اپنا آپ اس میں پائے
الف: کاغذ
ب: آئینہ
☆☆☆☆☆
ہوا گر بخار کا مارا
کیوں نہ چڑھے پھر اس کا پارہ
الف: ریڈیو میٹر
ب: تھرمامیٹر
☆☆☆☆☆
اس کے ہوتے کچھ نہ کھایا
کھایا جب اس کو نہ پایا
الف: نیند
ب: روزہ
☆☆☆☆☆
یقیناً وہ بزدل ہے جس نے کھایا
بہادر وہ ہے جس نے پی کر دکھایا
الف: غصہ
ب: پانی

قصور وار کون؟

گرمیوں کی دوپہر کا وقت تھا اور وہ اپنے مخصوص انداز میں بچوں کو پڑھانے میں مصروف تھی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ بچوں کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ نصیحت بھی کیا کرتی۔ وہ سوچتی تھی کہ اگر ان بچوں میں سے ایک بچہ بھی اس کی نصیحت پر عمل کر لے گا تو یہ اس کے لیے یہ صدقہ جاریہ بن جائے گا۔ آج وہ بچوں کو عزت نفس اور خود داری کے بارے میں بتا رہی تھی۔ پیارے بچو! عزت نفس کسے کہتے ہیں یہ بات سمجھنے کے لیے پہلے میں آپ کو نفس کے بارے میں بتاں گی۔ نفس ہماری ذات میں پایا جانے والا ایک ایسا عنصر ہے جو ہمارے اندر خواہش پیدا کرتا ہے۔ خواہش اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بری بھی۔ نفس کے تین درجات ہیں نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ، نفسِ مطمئنجب ہم کوئی برا کام کریں اور اس کو کرنے کے بعد ہمیں احساسِ ندامت نہ ہو تو ایسی صورتحال کا تعلق نفسِ امارہ سے ہوتا ہے۔ جب شر کا کام کرنے کے بعد احساسِ ندامت ہو تو ایسی صورتحال نفسِ لوامہ کہلائے گی جبکہ خیر کے کاموں کی طرف رجحان نفسِ مطمئنہ کہلاتا ہے۔ عزت نفس کا تعلق اپنے نفس کی عزت کرنے سے ہے یعنی کوئی بھی ایسا کام کرنے سے گریز کرنا جو تضحیک آمیز ہو۔ عزت نفس کا تعلق اپنی ذات پر یقین سے ہوتا ہے یعنی انسان اپنی حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلانے سے گریز کرتا ہے تو یہ عزت نفس کی ایک مثال ہے۔ بچو! شاید آپ کو ابھی میری باتیں ٹھیک طرح سے سمجھ نہ آئیں مگر وقت آنے پر یہ باتیں آپ کے بہت کام آئیں گی۔ اپنی بات مکمل کرتے ہی اس نے بچوں کو کتابیں کھول کر پڑھنے کی تلقین کی۔ ابھی بچے اپنی کتابیں نکال ہی رہے تھے کہ باہر سے کسی کے رونے کی آواز آنے لگی۔ آواز کسی بچی کے رونے کی تھی۔ وہ اس قدر عجیب اور اونچی آواز میں رو رہی تھی کہ اس کا دل بے چین سا ہوا اور وہ دیکھنے کے لیے دروازے کی طرف بڑھی۔

سابق ٹیسٹ کرکٹر مشتاق احمد کو ایشین ایوارڈ سے نواز دیا گیا

لندن (سپورٹس